عمر سہیل

Islamic Studies

Test-1

سوال نمبر: 01

خواتین کو درپیش موجودہ مسائل کی وضاحت کریں۔ اور بیان کریں کہ ان پر قابو پانے کے لئے اسلام انہیں کس طرح با اختیار بناتا ہے۔

جواب:

تعارف:

جدید معاشرہ عورت کو با اختیار بنانے یعنی Women Empowerment کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ آج کی عورت معاشی، سیاسی، اور سماجی طور پر مضبوط اور تمام مسائل سے آزاد ہے لیکن جب ہم تنقیدی جائزہ لیتے ہیں تو یہ تمام دعوے کھوکھلے اور عورت کو با اختیار بنانے کا نعرہ ریت کی دیوار نظر آتے ہیں۔ آج کی عورت بہت سے

مسائل کا شکار ہے جنھیں موجودہ ترقی یافتہ دور میں متروک سمجھا جاتا تھا۔ آج کی با اختیار عورت گھریلو تشدد کا شکار ہے، اسے آج بھی معاشرے کا ایک کمتر حصہ سمجھا جاتا ہے اور برابر حقوق تو دور کی بات بہت سارے معاملات میں تو اس سے جینے کا بنیادی حق بھی چھینا جا رہا ہے۔ لہذا یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ان مسائل کی وجوہات کا اسلامی نقطۂ نظر سے اعادہ کیا جائے اور اس چیز کو یقینی بنایا جائے کہ اسلام ان مسائل کا تدارک کرتے ہوئے عورتوں کو ایک باوقار اور با اختیار زندگی جینے کا حق تفویض کرے۔

خواتین کو درپیش موجودہ مسائل:-

جب ہم خواتین کو درپیش موجودہ مسائل کو دیکھتے ہیں تو بدقسمتی سے یہ تقریباً وہی مسائل ہیں جو صدیوں سے فرسودہ روایات کی صورت میں کسی نہ کسی طرح عورتوں کو درپیش ہیں۔ آئیں ان مسائل پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں:

1. گھریلو تشدد کا شکار ہونا
2. جبری شادیاں
3. تعلیم کے حق سے محرومی
4. حقِ وراثت سے محرومی
5. روزگار کے مواقع میسر نہ ہونا
6. کاروکاری، ونی، عزت کے نام پر قتل جیسی فرسودہ روایات کا شکار ہونا

7. معاشرے کا کمتر اور کمزور حصہ سمجھنا

8. سیاسی حقوق سے محرومی

9. جہیز کی لعنت

10. مناسب رشتوں کی کمی اور بالوں میں اترتی چاندی

11. ذہنی تناؤ اور طبی مسائل کا شکار

12. جنسی ہراسگی

آئیں ان میں سے چند اہم مسائل پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔

1. **جبری شادیاں اور گھریلو تشدد:**

آج بھی معاشرے میں عورت کو ایک بھیڑ بکری گائے کی طرح اسکی مرضی کی بنا کسی بھی کھونٹے سے باندھ دیا جاتا ہے اور اسکو شادی کا نام دے دیا جاتا ہے۔ یہ جبری شادیاں انکی زندگی کا دائمی روگ بن جاتی ہیں اور وہ مسلسل گھریلو تشدد کا نشانہ بنائی جاتی ہیں کیونکہ اسکے والدین بھی اسکو اس معاملے میں حق بجانب نہیں سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

2. **تعلیم کے حق سے محرومی اور بڑھتی ہوئی ناخواندگی:**

الف اعلان سروے آف پاکستان 2024-25 کے مطابق پاکستان میں 26 ملین یعنی کے دو کروڑ ساٹھ لاکھ بچے نظام تعلیم سے باہر ہیں۔ سسٹم طریقے دیکھیں کے ان بچوں کا تقریباً 70 فیصد

یعنی 18 ملین بچیاں ہیں ۔ یہ بچیاں صرف معاشی وجہ سے تعلیمی نظام سے باہر ہیں نہیں بلکہ اس میں دیگر معاشرتی و سماجی عوامل بھی کارفرما ہیں۔

3۔ معاشی مسائل:-

جب ہم معاشی مسائل کی طرف نظر دہراتے ہیں تو ہمیں یہ لگتا ہے کہ آج بھی وراثتی حقوق سے محروم نظر آتی ہیں۔ نا صرف محروم بلکہ انہیں حق مانگنے یا اس موضوع پر بات کرنے کا حق بھی حاصل نہیں ہے مزید براں انہیں یا تو موزوں روزگار کے مواقع میسر نہیں ہے اور جہاں پر ہیں وہاں ان کا معاشی استحصال کیا جا رہا ہے۔

4۔ فرسودہ اور غیر انسانی روایات کا شکار:

مزید براں آج کی عورت ہمیں فرسودہ اور غیر انسانی روایات جیسا کہ کاروکاری، ونی، غیرت کے نام پر قتل، قرآن سے شادی، زبردستی مذہب کی تبدیلی کا شکار نظر آتی ہیں۔

5۔ ڈھلتی عمر، جہیز کی لعنت، اور جنسی ہراسگی:

آج کی عورت کو جو مزید مسائل کا سامنا ہے اس میں ان کے بالوں میں اترتی چاندی، مناسب رشتوں کے نا ملنا، جہیز کی لعنت کا شکار ہونا اور گھر اور باہر یکساں طور پر جنسی ہراسگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

6. ذہنی دباؤ، ڈپریشن اور طبی مسائل:

ان ساری وجوہات کی وجہ سے ایک عورت اندر ہی اندر گھٹتی رہتی ہے اور یہ گھٹن آپس کے لئے ذہنی دباؤ اور ڈپریشن کی وجہ بن جاتی ہے جس کی وجہ سے اسے مختلف طبی مسائل کا عین جوانی میں ہی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خواتین کو درپیش مسائل کا سدباب کرتے ہوئے کیسے اسلام انہیں با اختیار بناتا ہے:

خواتین کو درپیش زیادہ تر مسائل غیر اسلامی ممالک یا اس معاشرے میں پائے جاتے ہیں جو اسلامی تعلیمات سے دور ہیں۔ آئیے ذرا جائزہ لیں کیسے اسلام ایک عورت کو ان مسائل سے نکلنے کا راستہ دیتا ہے اور بااختیار بناتا ہے۔

1. حق برابری اور عزت و تکریم کا احساس

لقد کرمنا بنی آدم ۵ ؛ یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثیٰ۔

2. حق زندگی اور فرسودہ روایات کا خاتمہ

"اور جب زندہ گاڑی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس جرم میں ماری گئی" (التکویر 8-9)

3. نکاح کیلئے لڑکی کی رضامندی لازمی شرط

"لڑکی کی رضامندی لازم ہے" (بخاری)

4. عورت کو طلاق اور خلع کا حق

سورۃ البقرہ آیت نمبر 229 اور 236 ؛ حضرت ثابت کی بیوی کا واقعہ

5. عورت پر تشدد کی سختی سے ممانعت

وعاشروھن بالمعروف (النساء) ؛ خطبہ حجۃ الوداع

6. معاشی تحفظ، حق کاروبار اور وراثت کا حق
سورۃ النساء آیت ۷، 32؛ حضرت خدیجہؓ
7. عورتوں کیلئے تعلیم حاصل کرنا فرض
طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ (الحدیث)
8. مردوں کا عورتوں کا نگہبان اور محافظ بنانا اور ایسی
نظریں نیچی رکھنے کا حکم تاکہ عورتیں خود کو محفوظ سمجھ سکیں
الرجال قوامون علی النساء (النساء 34)؛ لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم (النور)
9. زبردستی مذہبی تبدیلی کی سختی سے ممانعت
لا اکراہ فی الدین ۵
10. جہیز جیسی لعنت کا خاتمہ؛ لڑکیوں کی جلدی اور سادگی سے شادی
کا حکم
حضرت علیؓ کا اپنی زرہ بیچ کر حضرت فاطمہؓ کو تحفہ دینا۔
11. + ذکر الٰہی میں ذہنی دباؤ اور ڈپریشن کا حل
وما کان ربک نسیا ۵؛ لا تنزع الا بذکرک ۵؛ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۵
(سورۃ الرعد ۲۸)

آیئے ان میں سے کچھ چیدہ چیدہ چیزیں
کو وضاحت سے دیکھیں۔

1. حق برابری اور عزت تکریم کا احساس:
موجودہ دور کی خواتین کو جو مسئلہ سب سے
بڑا درپیش ہے وہ انکو برابری کا حق نہ دینا اور ان کی
تکریم نہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال
پہلے ہی قرآن میں حکم فرما دیا تھا کہ عورتیں قابل عزت
ہیں اور ان کے حقوق مردوں پر لازم ہیں جن

کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ قرآن میں اللہ نے عزت کو یوں بڑھاتا ہے:

لقد کرمنا بنی ادم ۵

ایک اور موقع پر اللہ تعالی عورتوں کی برابری کو قرآن میں یوں فرماتا ہے:

یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی.... ۵

۲۔ عورتوں پر تشدد کی سختی سے ممانعت:

اللہ تعالی عورتوں سے سخت رویہ اور انہیں مارنے کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

وعاشروھن بالمعروف ۵

مفہوم قرآن: عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو۔

مزید برآں: خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت محمدؐ نے فرمایا:

"عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور اللہ کے حکم سے وہ تم پر حلال ہوئی ہے۔" (ابن ہشام)

۳۔ معاشی تحفظ، حق کاروبار اور وراثت کا حق:

اسی طرح اللہ تعالی اور اسلام عورتوں کو معاشی تحفظ اور حق وراثت دے کر با اختیار بناتا ہے۔ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۷ میں اللہ تعالی عورتوں کو حق کاروبار دیتا ہے جبکہ آیت نمبر 32 میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ عورتوں کا وراثت میں حق ہے، اپنے والدین سے اور دوسرے رشتہ داروں سے بھی۔ اسی طرح اسلام میں حضرت خدیجہؓ کی مثال ایک کامیاب تاجر کی ہے۔

۴۔ عورتوں کو باعزت بنانا:

اسلام عورتوں کو باعزت بناتا ہے۔ سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ مومن مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ مردوں کو عورت کی عزت و مال کا ذمہ دار بناتے ہوئے کہتا ہے:

الرجال قوامون علی النساء ۰

ترجمہ/مفہوم القرآن: "مرد عورتوں پر محافظ اور منتظم ہے۔"

۵۔ حق خلع:

اسلام عورت کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ نابالغ عمر میں کیے گئے نکاح کو بالغ ہونے کے بعد منسوخ کر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر لڑکی کی شادی زبردستی ہو اور نباہ نہ ہو تو وہ خلع لے سکتی ہے۔ جن کا حکم اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کی آیت 229 اور 237 میں دیتا ہے۔

۶۔ زبردستی مذہبی تبدیلی سے تحفظ:

کچھ اسلامی ممالک میں جہالت اور دین سے دوری کی وجہ سے لڑکیوں کو زبردستی مسلمان کیا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے [illegible] سختی سے قرآن میں فرماتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔

حاصل کلام:

جدید دور کی عورتیں مغرب کی آزادی کی لہروں اور مادہ پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے بہت سے مسائل کا شکار ہیں۔ بدقسمتی سے کچھ مسلمان ممالک میں دین سے دوری کی وجہ سے دور حاضر کی خرافات اور فرسودہ رسومات کا شکار ہیں۔ لیکن اسلام اس جدید دور کے مسائل سے نا صرف نجات دلاتا ہے بلکہ انہیں بااختیار بناتے ہوئے آدمی کا معاشرتی مقام دیتا ہے۔

وہ زمانہ ایک، حیات ایک، کائنات بھی ایک
دلیل کم نظری ہے، قصہ قدیم و جدید

(علامہ اقبال)

12

سوال نمبر ۲

رسولؐ کی سفارتی کوشش ایک مضبوط سفارت کار کے طور پر آپکی صلاحیتوں کو واضح طور ظاہر کرتی ہیں۔ مکی اور مدنی دور میں آپکی ایسی کوششوں کی وضاحت کریں۔

جواب:

تعارف:

رسولؐ کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنۃ ۞

مفہوم قرآن:

"یقیناً تمہارے لئے رسول اللہؐ بہترین نمونہ ہے"

(سورۃ الاحزاب ۲۱)

بے شک حضورؐ تمام کائنات کے لئے ایک بہترین نمونہ بنا کر بھیجے گئے تھے۔ وہ بحیثیت ایک استاد، ایک جرنیل، ایک حکمران اور سفارت کار کے طور پر ایک کامل نمونہ تھے۔ رسول اللہؐ کی سفارت کاری دو ادوار مکی اور مدنی پر محیط ہے۔ آپؐ نے انتہائی ناموافق حالات میں صبر، حکمت، گفت و شنید اور معاہدات کے ذریعے اسلام کو استحکام بخشا۔ مکی اور مدنی دور میں آپؐ کی سفارتی کوشش اس بات کا واضح

ثبوت ہیں کہ اسلام تلوار نہیں بلکہ حکمت، مکالمہ اور امن سے پھیلا۔

مکی دور میں سفارت کاری کی کوشش:

مکی دور میں مسلمان اقلیت میں تھے سیاسی طاقت نہ ہونے کے برابر تھی اور شدید مخالفت کا سامنا تھا۔ اس مرحلے پر رسول اللہ ﷺ نے جارحانہ رویے کی بجائے سفارتی حکمت عملی اپنائی۔

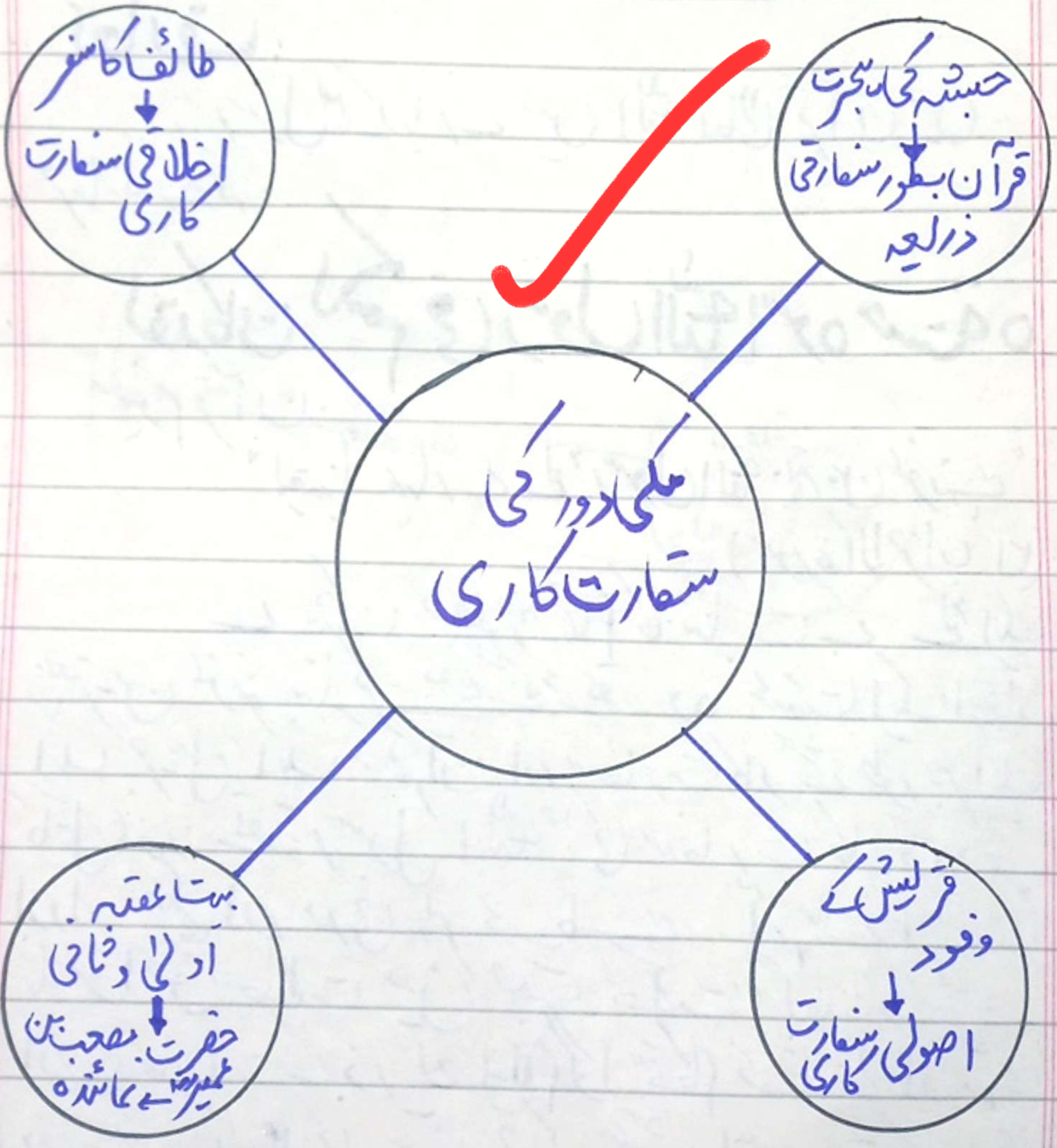

1. ## ہجرتِ حبشہ: قرآن بطورِ سفارتی ذریعہ:

ہجرت حبشہ مسلمانوں کی پہلی ہجرت تھی۔ آپؐ نے نجاشی بادشاہ کے مذہب عیسائیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے حضرت جعفر بن طیارؓ کو حکم دیا کہ نجاشی کے دربار میں سورۃ مریم کی تلاوت کرے۔ یہ سفارتی ذریعہ انتہائی کارآمد ثابت ہوا اور نجاشی بادشاہ نے مسلمانوں کو نہ صرف پناہ دی بلکہ تحائف اور عزت و اکرام سے بھی نوازا۔

2. ## طائف کا سفر: اخلاقی سفارت کاری:

حضورؐ کا سفر طائف کئی حوالوں سے تاریخی ہے۔ اس سفر میں حضورؐ نے طائف کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی پر انہوں نے آپ ﷺ پر ظلم کے پہاڑ ڈھا دیے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جوتے خون مبارک سے بھر گئے۔ حضرت جبرائیل ؑ حاضر ہوئے کہ اللہ کے رسول حکم کریں میں اس بستی کو صفحہ ہستی سے مٹا دوں پر حضورؐ نے اخلاق، صبر اور برداشت کا مظاہرہ کیا اور طائف کے لوگوں کے لیے دعا کی۔ آپ ﷺ کا حسن اخلاق دیکھ کر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

3. ## قریش کے وفود اور اصولی سفارت کاری:-

جب حضورؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو قریش کے لوگوں نے مختلف وفود کے

ذریعے حضور ﷺ کو سفارتیں بھیجی گئیں۔ آپ ﷺ کو طرح طرح کی پیشکش اور لالچ دی گئی۔ لیکن حضور ﷺ نے ہمیشہ اصولوں پر قائم رہے۔ اور آپ ﷺ نے کہا اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دیں تب بھی اسلام پر قائم رہوں گا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے تین سال کے معاشی و معاشرتی قریش کے شعب ابی طالب کے بائیکاٹ کا خاتمہ کامیاب سفارت کاری سے کیا

۴۔ بیعت عقبہ اولیٰ و ثانی:

بیعت عقبہ اولیٰ و ثانی حضور ﷺ کی مکی دور کی سفارت کاری کی کامیاب مثال ہے۔ آپ ﷺ نے مدینہ سے آئے لوگوں سے بیعت لی اور انہیں دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ اور حضرت مصعب بن عمیر کو مدینہ میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو اسلام سکھا سکیں یہ سفارت کاری مدینہ کو مسلمانوں کے لئے دوسرا گھر بنانے کا باعث بنی اور مواخات مدینہ اسی کا نتیجہ نکلا

مدنی دور میں حضور ﷺ کی سفارت کاری:

مدنی دور میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد سفارت کاری نے ریاستی شکل اختیار کی اور حضور ﷺ نے فہم و فراست کے ساتھ کامیاب

سفارت کاری کرتے ہوئے اسلام کا پیغام دور دراز علاقوں میں پہنچایا اور انتہائی اہم قبائل کو اسلام کا حلیف بنایا۔

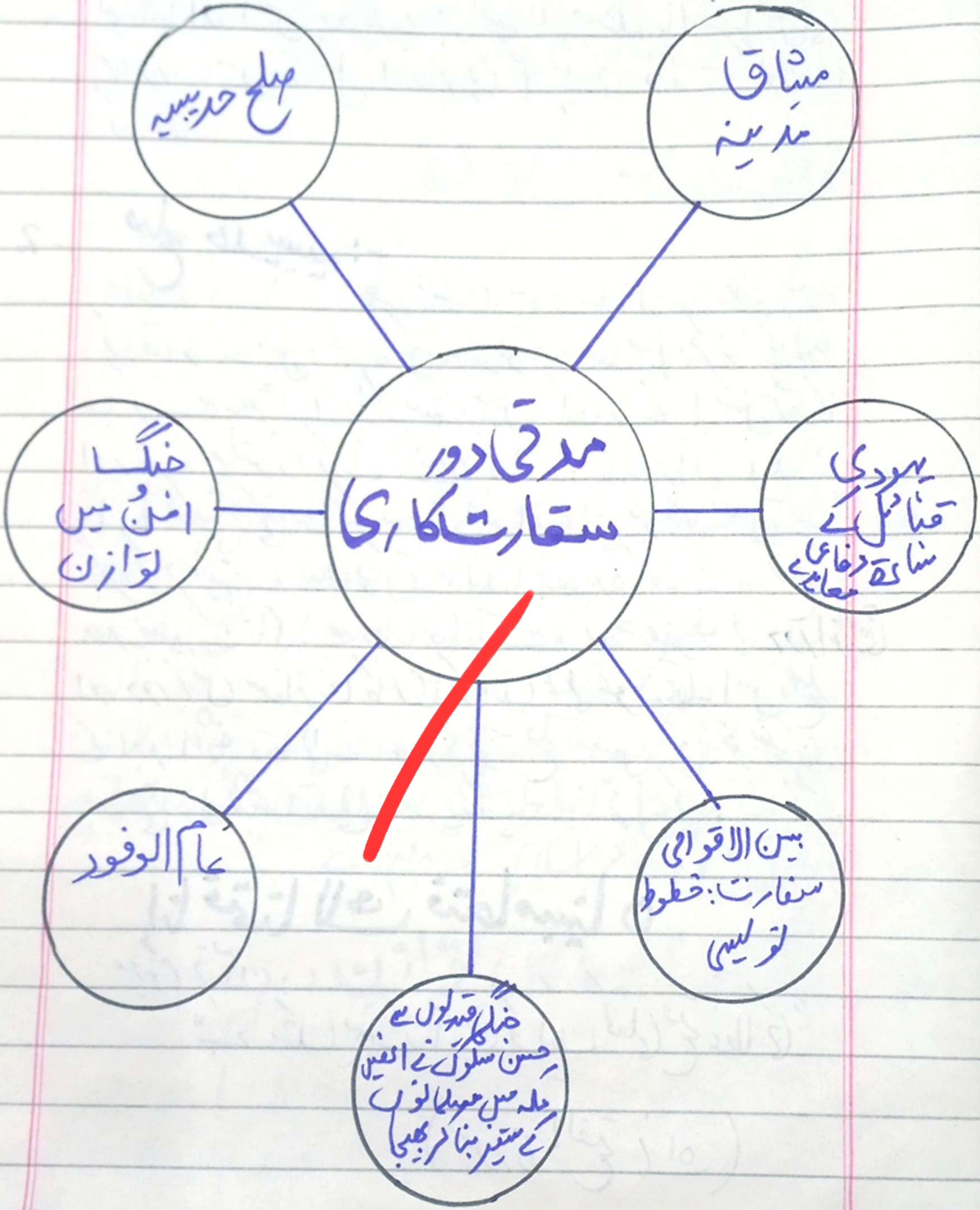

1۔ **میثاقِ مدینہ:-**

میثاقِ مدینہ دنیا کا پہلا تحریری معاہدہ حضورؐ کی کامیاب سفارتکاری کی فہم و فراست کا نتیجہ تھا۔ آپؐ نے میثاقِ مدینہ کے تحت مدینہ کے لوگوں اور مہاجرین کے درمیان ایک ہمراہی معاہدہ کیا تھا اور اس معاہدے پر کسی بھی مسئلہ یا اعتراض کی صورت میں فائنل اختیار کی آپؐ کی ذات کو بنایا گیا تھا۔

2۔ **صلح حدیبیہ:-**

چھ ہجری میں مسلمان حضورؐ کی قیادت میں عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے جا رہے تھے راستے میں کفار نے انہیں روکا اور عمرہ ملتوی کرنے کیلئے کہا۔ اسی دوران ایک غلط فہمی کی بنا پر بیعتِ رضوان بھی ہوئی۔ جس سے گھبرا کر قریش نے مسلمانوں سے ایک معاہدہ کیا جسے صلح حدیبیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ حضورؐ کی دور اندیشی اور دور رس سفارتکاری کا ایک عملی نمونہ تھا۔ اس صلح کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو فتح مبین کی خوشخبری سنائی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

انا فتحنا لک فتحا مبینا ٥

مفہومِ قرآن:

"بے شک ہم نے آپؐ کو ایک کھلی فتح عطا کی۔"

(سورۃ الفتح ۱:٥)

۳۔ یہودی قبائل کے ساتھ معاہدے:۔

مدنی دور کی ابتدا اور سفارتی فتح
آپ ﷺ کے یہودیوں سے کئی معاہدے تھے۔ آپ ﷺ نے
بنو خزرج، بنو قینقاع اور بنو نضیر سے دفاعی
و عسکری معاہدے کیے جس کی بدولت کفار حملہ
پر آپ ﷺ کی دھاک بیٹھ گئی۔

۴۔ مختلف بادشاہوں کو خطوط:

آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں کو خط
لکھ کر اسلام کی دعوت دی ان میں روم کے بادشاہ
قیصر، فارس کے بادشاہ کسریٰ اور مصر کے بادشاہ
مقوقس قابل ذکر ہیں۔

۵۔ جنگی قیدیوں سے حسن سلوک: (رہائی کے بعد اسلام کے داعی سفیر)

آپ ﷺ نے جنگی قیدیوں سے حسن سلوک
اختیار کیا۔ کچھ صحابہ نے بھوکا رہ کر انہیں کھانا
کھلایا، ان کو تعلیم و تربیت کا موقع دیا گیا۔ ان
سب باتوں نے جنگی قیدیوں کے دلوں میں مسلمانوں
کا ایک بہترین کردار نقش کیا اور وہ رہائی کے بعد اپنے
علاقوں میں جا کر اسلام کے مبلغ بنے۔

۶۔ جنگ و امن میں توازن:

حضرت محمد ﷺ نے جنگ و توازن میں توازن
رکھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنے جنگی
ساز و سامان اور گھوڑوں کو ہمیشہ تیار رکھا تاکہ

دشمن پر دھاک بیٹھی رہے لیکن پھر بھی ہمیشہ امن کو جنگ پر فوقیت دی۔ اس طرح کی سفارت کاری سے انہوں نے بہت سے علاقے بنا جنگ لڑے جیتے۔ جیسا کہ یمن، عمان، وغیرہ۔

حاصل کلام:

اس سارے حاصل بحث کے بعد بلا شبہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضور ﷺ واقعی پیکر کامل تھے اور ان کی زندگی تمام رہتی دنیا کے انسانوں کے لیے ایک عملی نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے۔ آپ ﷺ کی مکی و مدنی دور کی سفارت کاری صبر، حکمت، گفت و شنید، معاہدات اور وفود امن سے لبریز ہے۔ آپ ﷺ نے ثابت کیا کہ کامیاب سفارت کاری طاقت نہیں بلکہ حکمت، اخلاق اور عدل سے جنم لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول ﷺ دنیا کے عظیم ترین سفارت کار تسلیم کیے جاتے ہیں۔ بقول علامہ شبلی نعمانیؒ

"رسول ﷺ نے تلوار سے پہلے اخلاق اور جنگ سے پہلے سفارت کو آزمایا۔"

(مولانا شبلی نعمانیؒ)

— x —